



سوال

(588) داڑھی کو کالے رنگ سے رنگنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جو داڑھی کو شدید کالے رنگ سے رنگ لیتا ہے؟ کیا ایسا کرنے والا گناہ گار ہوگا یا نہیں؟ داڑھی منڈوانے اور اسے کالا کرنے میں کیا فرق ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

سر اور داڑھی کے سفید بالوں کو مہندی اور سرمہ سے رنگنا تو جائز ہے لیکن کالے رنگ سے رنگنا جائز نہیں ہے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ کی احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ دن حضرت ابو قحافہ کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا تو ان کا سر ٹھامہ بوٹی کے پھولوں کی طرح سفید تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"أَذْبُوهُ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ، فَلْيُغَيِّرْهُ بِشَيْءٍ، وَبِجَبُّهُ السَّوَادَ" (صحیح مسلم اللباس، باب استحباب خضاب الشیث بصفۃ۔۔۔ الح، ح 2102 و مسند احمد: 338-3 و سنن ابن ماجہ، اللباس، باب الخضاب بالسواد، ح 3624 واللفظ لہ)

"انہیں ان کی عورتوں میں سے کسی کے پاس لے جاؤ جو ان بالوں کو کسی چیز سے رنگ دے لیکن کالے رنگ سے اجتناب کرنا۔"

مسند احمد ہی کی ایک اور روایت میں ہے کہ نبی ﷺ فرمایا:

"وَأَقْرَبُ الشَّيْءِ فِي يَدَيْهِ، لَأَيِّفَانَهُ" (مسند احمد 160-3)

"اگر تم اس بزرگ کو اس کے گھر ہی میں رہنے دیتے تو ہم خود اس کے پاس جاتے۔"

آپ نے یہ بات حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی عزت افزائی کے لیے فرمائی۔ ابو قحافہ رضی اللہ عنہ جب مسلمان ہوئے تو ان کی داڑھی اور سر ٹھامہ بوٹی کے پھولوں کی طرح سفید تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

فَلْيُغَيِّرْهُمَا، وَبِجَبُّهُ السَّوَادَ" (مسند احمد 160-3)



”ان بالوں کے رنگ کو تبدیل کر دو مگر کالے رنگ سے اجتناب کرنا۔“

«إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيْرَ تَمِّمٍ بِالشَّيْبِ الْجَنَاءُ وَالنَّمَمُ» (سنن ابی داؤد، التزجل، باب فی الخضاب، ح 4205 وجامع الترمذی، ح 1753 وسنن النسائی، ح 5081 وسنن ابن ماجه، ح 3622 وسنن احمد 148-5، 150، واللفظ للنسائی وابن ماجه)

”سب سے احسن چیز جس سے تم سفید بالوں کو رنگتے ہو، وہ منہدی اور رسمہ ہے۔“

جہاں تک داڑھی کے منڈوانے اور اسے سیاہ خضاب سے رنگنے کا حکم ہے تو یہ دونوں باتیں ہی ممنوع ہیں، تاہم سیاہ خضاب کی نسبت داڑھی منڈوانے کی ممانعت زیادہ شدید ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج 4 ص 444

محدث فتویٰ